عیدالاضحیٰ کے احکام و مسائل

تحریر: ابو ابراہیم محمد اُنس مدنی حفظہ اللہ (فاضل مدینہ یونیورسٹی)

فرمان الٰہی ہے: ''پس تو اپنے رب کیلئے نماز پڑھ اور قربانی کر'' پیارے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص باوجود وسعت کے قربانی نہیں کرتا وہ ہماری عیدہ گاہ میں نہ آئے۔'' اللہ عزوجل کا قرب حاصل کرنے کے جذبے سے مسنون طریقے سے تکبیر پڑھتے ہوئے ذبح کیا جائے۔

عید قربان محبت الٰہی اور اطاعت والدین کے نمونوں کو دہراتی ہے، جو سیدنا ابراہیم و اسماعیل نے آج سے ہزاروں سال قبل پیش کیے تھے اور یہ عید اللہ عزوجل کی ویسی ہی محبت اور والدین کے ساتھ اسی طرح کے حسن سلوک اور اطاعت گزاری کا مطالبہ کرتی ہے جو اس کے پس منظر سے نمایاں ہے۔ یہی وہ تقویٰ اور حقیقت ہے جو قربانی سے مقصود ہے ورنہ اللہ رب العزت کو نہ خون سے کچھ غرض ہے نہ گوشت کی طلب۔

مشروعیت قربانی فرمان الٰہی ہے: ''پس تو اپنے رب کیلئے نماز پڑھ اور قربانی کر۔'' [الکوثر: ۲] اس آیت کریمہ میں مکہ شریف یا حج کا کوئی ذکر نہیں بلکہ ان قیود سے قطع نظر نماز کے بعد قربانی کا حکم دیا گیا ہے، وہ بھی بصیغہ امر، جو اکثر وجوب کیلئے آتا ہے، اس سے قربانی کی مشروعیت تاکیدی طور پر ظاہر ہوتی ہے۔

ناجائز طریقے سے حاصل کردہ مال سے قربانی کرنا ناجائز کاروبار اور ناجائز کمائی کرنے والے جب تک یہ کاروبار اور کمائی کے ناجائز طریقے نہ چھوڑیں، اس وقت تک ان کا قربانی اور صدقہ و خیرات کرنا، اللہ عزوجل کے ساتھ مذاق ہے۔ کیونکہ مال کمانے کے تعلق سے جو ہدایات اللہ عزوجل نے دی ہیں، ان کو تو یہ مانتے نہیں، انسان پر لازم ہے کہ اپنے کاروبار اور ذریعہ آمدنی کو صحیح کرے، اور حلال آمدنی میں سے قربانی کرے۔

ممانعت حجامت پیارے رسول ﷺ نے فرمایا: ''جب تم ذوالحجہ کا چاند دیکھ لو اور تم میں سے کوئی شخص قربانی کا ارادہ رکھے تو وہ اپنے بال اور ناخن نہ کاٹے۔'' [صحیح مسلم: ۱۹۷۷]

ایک ضروری وضاحت عشرۂ ذوالحجہ کی فضیلت کے حصول کی خاطر کچھ لوگ صرف ان دنوں میں اپنی عملی

زندگی بہتر بنالیتے ہیں مگر جانوروں کی قربانی کے ساتھ ہی سنت انبیاء اور فطرت انسانی (ڈاڑھی) کو بھی دنیا کی خاطر قربان کردیتے ہیں یہ ڈاڑھی مونڈھنا کبیرہ گناہ اور شیطانی عمل ہے اس سے سچی توبہ کرنی چاہیے۔

صاحب نصاب کی شرط قربانی کیلئے صاحب نصاب (اتنا مال جس پر زکوۃ فرض ہو) ہونا شرط ہے نہ ضروری۔ پیارے رسول ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص باوجود وسعت کے قربانی نہیں کرتا، وہ ہماری عیدگاہ میں نہ آئے۔'' [ابن ماجہ: ۳۱۲۳] شہنشاہ کائنات، اللہ ذوالجلال والاکرام کا فرمان: ﴿وَانحَرْ﴾ قربانی کر، تمام امت مسلمہ کیلئے یکساں حکم رکھتا ہے چاہے صاحب نصاب ہو یا نہ ہو۔

لائق ذبح جانور باجماع مسلمین ۸ ہیں: بکرا، بکری، بھیڑ (نر اور مادہ) اونٹ (نر اور مادہ) اور گائے، بیل، نیز اونٹ اور گائے سات سات افراد کی طرف سے قربانی میں کیے جاسکتے ہیں البتہ اونٹ میں دس افراد بھی شریک ہوسکتے ہیں۔ [ابن ماجہ: ۳۱۳۱]

دودانتا جانور کی شرط پیارے رسول ﷺ نے فرمایا: ''صرف دودانتا جانور کی قربانی کرو، ہاں اگر وہ تم پر مشکل ہوجائے (یعنی مل نہ رہا ہو یا اس کا خریدنا تمہاری طاقت سے بالاتر ہو) تو بھیڑ کا جذعہ (کھیرا، جو ایک سال کا ہو) کرلو۔'' [صحیح مسلم: ۱۹۶۳]

جانور عیب دار نہ ہو پیارے رسول ﷺ نے فرمایا: قربانی میں چار قسم کے جانور جائز نہیں:

(۱) کانا (بھینگا) جانور جس کا کاناپن واضح ہو۔ (۲) بیمار، جس کی بیماری واضح ہو۔

(۳) لنگڑا، جس کا لنگڑا پن واضح ہو۔ (۴) نہایت لاغر جانور، جس کے اندر گودا نہ ہو۔

[سنن ابو داود: ۲۸۰۲]

(۵) وہ جانور جس کا کان آدھا یا آدھے سے زیادہ کٹا ہوا ہو۔ [ارواء الغلیل: ۳۶۱/۴]

(۶) خارش زدہ جانور اور دوسرا وہ جس کا تھن کٹا ہوا ہو۔ [مجمع الزوائد: ۱۹/۴، و طبرانی اوسط]

نوٹ: جانور کا خصی ہونا عیب نہیں۔ [ابن ماجہ: ۳۱۲۲]

لمحہ فکریہ اللہ کے بندو! قربانی کیلئے جانور خریدتے وقت ہم اسے فرش (زمین) پر چیک کررہے ہوتے ہیں جبکہ اللہ عزوجل عرشِ معلٰی پہ مستوی ہمیں چیک کررہا ہوتا ہے کہ یہ قربانیاں کرنے والے میرے دوست ہیں یا دشمن؟ موحد

ہیں یا مشرک؟ مخلص ہیں یا ریاکار؟ متبع سنت ہیں یا بدعتی؟ دنیا کے طالب ہیں یا آخرت کے خواہشمند؟ نمود و نمائش کے خوگر ہیں یا میری رضا و خوشنودی کے متلاشی؟

جانور معیوب ہو جائے تو

اگر جانور خریدنے کے بعد اس میں کوئی واضح اور نمایاں عیب پیدا ہو جائے مثلاً: آدھے سے زیادہ کان کٹ جائے، یا کانا ہو گیا، یا سینگ ٹوٹ گیا، یا ظاہراً لنگڑا ہو گیا۔ اس صورت میں جو شخص صاحب حیثیت ہو اس کیلئے زیادہ صحیح اور احوط طریقہ یہی ہے کہ وہ مزید کچھ رقم خرچ کر کے بے عیب جانور کی قربانی کرے۔ البتہ نادار آدمی جو جانور بدلنے کی صورت میں نقصان برداشت کرنے کی طاقت نہیں رکھتا، اس کیلئے گنجائش نکل سکتی ہے۔

قربانی اور اخلاص

اللہ کے بندو! صرف قربانی ہی نہیں بلکہ ہر نیک عمل خاص اللہ رب العزت کی رضا کیلئے ہونا چاہیے۔ پیارے رسول ﷺ نے فرمایا: ''روزِ قیامت اللہ عزوجل منادی کرا دے گا: جس شخص نے اللہ کی رضا مندی حاصل کرنے کی بجائے، لوگوں کے دکھلاوے کیلئے عمل کیا، تو آج وہ انہی لوگوں کے پاس جا کر اس کا ثواب طلب کرے۔ جنہیں دکھانے کیلئے اس نے وہ کام کیا تھا۔ [جامع الترمذی: ۳۱۵۴ و حسنہ الالبانی رحمہ اللہ]

قربانی اور اتباع رسول ﷺ

سیدنا ابو بردہ بن نیار ؓ نے نیک نیتی سے اپنی بکری نماز عید سے پہلے ہی ذبح کر دی، اس پر پیارے رسول ﷺ نے فرمایا: ''تمہاری بکری تو صرف گوشت کی بکری ہے۔'' [صحیح بخاری: ۵۵۵۶، و صحیح مسلم: ۱۹۶۱] معلوم ہوا کہ اللہ عزوجل صرف وہی عمل قبول فرماتا ہے جو پیارے نبی ﷺ کی سنت کے مطابق ہو۔ ورنہ عمل بظاہر کتنا ہی اچھا ہو، کرنے والے کا مقصد کتنا ہی پاکیزہ ہو، بہر کیف وہ عمل مردود ہے اس لیے کہ پیارے نبی ﷺ سے ثابت نہیں اور دین اسلام مکمل اور سلسلہ وحی منقطع ہو چکا ہے۔

ذبح کے مسائل

(۱) قربانی کا جانور خود ذبح کرنا افضل ہے۔ [صحیح مسلم: ۱۲۱۸]

(۲) اگر کوئی عورت قربانی خود ذبح کرنا چاہے تو بھی درست ہے۔ [صحیح بخاری، الذبائح و الصید]

(۳) قربانی کا جانور قصاب وغیرہ سے ذبح کرواتے ہوئے اس بات کا خیال رکھا جائے کہ ذبح کرنے والا نماز کا پابند ہو، بے نمازی اور بے دین (کمیونسٹ) مشرک، بدعتی وغیرہ کا نہ حصہ ساتھ رکھیں اور نہ اس سے ذبح ہی کرائیں۔

(۴) اگر قصاب سے قربانی کرائی جائے تو قصاب کو اجرت اس قربانی سے نہ دی جائے۔ [البخاری: ۱۷۱۶]

(۵) جانور قربانی کرنے سے پہلے چھری کو خوب اچھی طرح تیز کر لینا چاہیے تاکہ جانور آسانی سے ذبح ہو جائے اور اسے زیادہ تکلیف نہ ہو۔ [صحیح مسلم: ۱۹۵۵] نیز ایک جانور کو دوسرے جانور کے سامنے ذبح کیا جائے نہ اس

کے سامنے چھری کو تیز کیا جائے۔

(۶) جانور کو قبلہ رخ لٹائیں اور یہ دُعا پڑھ کر ذبح کریں: "بِسْمِ اللّٰهِ وَاللّٰهُ اَكْبَر" [صحیح بخاری: ۵۵۶۵، و صحیح مسلم: ۱۹۶۶]

(۷) عام طور پر قصاب حضرات فوراً گردن کاٹ کے اور منکا (Ligents ofatlanto axial Joint) توڑ کر جانور کا پورا خون نکلنے سے پہلے ہی اسے کاٹ دیتے ہیں، جس سے شرعی ذبیحہ کے مطابق جانور کے گوشت کو پاک کرنے کے حکم الٰہی کی خلاف ورزی ہوتی ہے اور یہ کوئی معمولی بات نہیں ہے بلکہ اس کا اثر، قربانی کی حلت و حرمت تک جا پہنچتا ہے۔ قارئین محترم! جانور ذبح کرنے کا صحیح شرعی طریقہ یہ ہے:

(۱) اللہ عزوجل کا قرب حاصل کرنے کے جذبے سے مسنون طریقے سے تکبیر پڑھتے ہوئے ذبح کیا جائے۔

(۲) جانور کے طبعاً بے جان ہونے تک اس کی گردن موڑ کر منکا ہرگز نہیں توڑنا چاہیے اور چھری کی نوک وغیرہ سے حرام مغز کی بتی (Spinal Cord) بھی نہیں کاٹنی چاہیے، جانور کے طبعاً بے جان ہونے میں اندازاً 4 سے 10 منٹ تک صبر کرنا چاہیے۔

(۳) انتظار کے ان چند منٹوں میں اپنی موت کو یاد کیجیے اور سوچیے کہ آپ نے موت کے بعد شروع ہونے والی زندگی کیلئے کیا تیاری کی ہے، کیونکہ آپ بھی عنقریب موت کا لقمہ بننے والے ہیں۔

(۴) جانور کے جسم سے حتی الوسع تمام خون نکل جائے۔ اس کے بے حس و حرکت ہو جانے سے جان مکمل طور پر نکل جانے کے بعد ہی کھال اتارنے کا عمل شروع کیا جائے۔ اس عمل کے آخر میں گردن کو موڑا یا الگ بھی کیا جا سکتا ہے۔

(۵) اونٹ کو ذبح نہیں بلکہ نحر کرنا چاہیے۔ نحر کا طریقہ یہ ہے کہ اونٹ کا اگلا بایاں پاؤں باندھ کر اسے تین ٹانگوں پر کھڑا کر دینا چاہیے اور کوئی تیز دھار چیز، مثلاً: چھری، چاقو، نیزہ، برچھی یا خنجر وغیرہ اس کی گردن (شہ رگ) میں مارنی چاہیے، آہستہ آہستہ خون بہہ جائے گا اور اونٹ ایک طرف گر جائے گا۔

قربانی کا گوشت

قرآن مجید کی آیت: "قربانی کے گوشت سے خود بھی کھاؤ، خوددار محتاج اور سوالی کو بھی کھلاؤ۔" [الحج: ۳۶] کے تحت گوشت کے 3 حصے کر لیے جائیں، ایک اپنے لیے، دوسرا احباب و متعلقین کیلئے اور تیسرا فقراء و مساکین کیلئے۔ نیز آیت مذکورہ کے عموم کو سامنے رکھتے ہوئے قربانی کا گوشت غیر مسلم (Diselivers) کو بھی دیا جا سکتا ہے۔

قربانی کی کھالوں کا مصرف قربانی کی کھال کو خود بھی استعمال کیا جا سکتا ہے کسی دوسرے کو بھی استعمال کیلئے دی جاسکتی ہے اور صدقہ بھی کی جاسکتی ہے لیکن بیچی اور جانور کاٹنے والے کو بطورِ اجرت نہیں دی جاسکتی بصورت دیگر کھالوں کے مستحق غرباء ومساکین ہیں، اسی لیے مدارسِ دینیہ کو دینا بھی جائز ہے، کیونکہ وہاں زیر تعلیم طلباء کی اکثریت غرباء ومساکین کے ذیل میں آتی ہے۔ علاوہ ازیں کھالیں، اسلامی محاذوں پر برسرِ پیکار مجاہدین فی سبیل اللہ کو بھی دی جاسکتی ہیں تاہم اجرت کے طور پر کسی کو دینا جائز نہیں۔

قربانی کے ایام 4 ہیں پیارے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''سارے ایام تشریق ذبح کے دن ہیں۔'' (رواہ أحمد وابن حبان وصححه الألباني، صحيح الجامع الصغير: ۴۵۳۷) اور اس پر تمام مکاتب فکر کا اتفاق ہے کہ ایام تشریق ۱۱، ۱۲، اور ۱۳ ذوالحجہ ہیں۔ نیز قربانی رات کو بھی کی جاسکتی ہے، اس سلسلے میں ایک حدیث جو ممانعت کی بابت آئی ہے وہ سخت ضعیف ہے، اسی لیے قابلِ استدلال نہیں۔ [نيل الأوطار: ۱۴۳/۵]

یوم عرفہ کے روزے کی فضیلت پیارے رسول ﷺ نے فرمایا: ''عرفے کے دن روزہ رکھنے سے، مجھے اللہ رب العزت سے امید ہے کہ وہ گزشتہ اور آئندہ (دو سالوں) کے گناہ معاف فرما دے گا۔'' (جامع الترمذی: ۷۴۹)

جامع مسجد مدنی اہل حدیث کھوہار میں جلسہ عظمت قرآن

مورخہ 7 اکتوبر بروز اتوار جامع مسجد مدنی اہل حدیث میں عظیم الشان جلسہ عظمت قرآن کے موضوع پر منعقد ہوا جس کا آغاز قاری محمد صادق کی تلاوت سے ہوا۔ مولانا قطب شاہ اور قاری محمد یوسف راشد نے خطاب کیا۔

یاد رہے کہ میاں محمد الیاس نے اپنے بیٹے عبید الرحمن کے تکمیل حفظ قرآن کی خوشی میں اس پروگرام کا اہتمام کیا۔

جامع مسجد گلزار مدینہ اہل حدیث محبت پور کھیوہ منڈی بہاؤ الدین میں کانفرنس

مورخہ 12 اکتوبر بروز جمعہ بعد نماز عشاء جامع مسجد اہل حدیث محبت پور کھیوہ ضلع منڈی بہاؤالدین میں عظیم الشان سیرت محمد رسول اللہ ﷺ کانفرنس منعقد ہوئی رئیس الجامعہ اس کانفرنس کے مہمان خصوصی تھے، کانفرنس سے مولانا قاری عبد الباسط شیخوپوری اور مولانا محمد ناصر مدنی نے خطاب کیا۔ یہ کانفرنس رئیس الجامعہ کی دعا سے اختتام پذیر ہوئی جہلم سے رئیس الجامعہ کے ساتھ مولانا قطب شاہ، محمد الیاس ڈار اور نعیم اختر نے شرکت کی۔

پروگرام سے قبل رئیس الجامعہ وفد کے ہمراہ مولانا حسین علی قاسمی کی دعوت پر جامع مسجد اہل حدیث کوٹ جھولانہ میں گئے، وہاں پر نماز عشاء پڑھی اور مختصر قیام کے دوران مقامی احباب جماعت سے ملاقات کی۔